



ای جہان منتظر خوش باشی کا مددستان رجبہ اول نمبر ۲۸۸
 Digitized by Khilafat Library
 محرم ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التیجہ والسلام مطابق ۱۲ مارچ ۱۹۰۶ء
 سلسلہ المجید جلد ۱۲
 چہ گویم باتو گرائی چھاو قادیان بینی
 ایدیر محمد صفاق غفری اندھنہ
 دو بینی شفیانی غرض دار الامان بینی
 سلسلہ القیم جلد ۱۲

<p>اور دیکھ کر قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیارہ بیگا اور کسی مصیبت واروہو براس منہ نہ پھیر لگا لگا کہ قدم آگے بڑھائیگا ششہ کہ کہ تابع و رسم اور تہا لغت ہوا و ہوس سے بانٹا جائیگا اور تو ان کی حکومت کو کبھی اپنے اوپر کبھی اور قال الصدوق قال الرسول کو اپنے ہر ایک امین و قور العمل قرار دیکھا ہنعم۔ یہ کہ گبر اور سخت کو کبھی چھوڑ دیکھا اور قوی اور عاجزی اور خوش خلقی جیسی اور سکینی سے زندگی بسر کر لیا ہنعم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہندوی اسلام کو اپنی جان اول اپنے مال اور اپنی عزت اپنی اولاد اور اپنی ہر ایک عزیز سے زیادہ ترجیح دینا چاہیگا۔ نہ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہر دی میں محض اللہ شغل ہو گیا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد و طاقتوں اور نعمتوں کی توقع کو نہ پہنچائیگا۔ و ہسم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقدا حقہ محض اللہ باقرطاعت و معروف باندہ اس پر اذیت مرگ قائم رہیگا اصلا عقدا حقہ میں ایسا اعلیٰ و جبر کا ہو گا کہ اس کی نظیر نہ ہوئی شتمن اور ناہلین اور تمام خادمانہ حالوین پائی نہ جاتی ہو۔</p>	<p>وین اثمر الطبعیت اول بیعت کنندہ سے مل سے عداس بات کا کرنا کہ آئندہ اس وقت تک کہ قرین داخل ہو جائے کہ سے مجتنب ہو گیا و ہسم۔ یہ کہ جو کچھ اور نا اور بد نظری اور عشق و فخر و ظلم و بیعت فساد اور بیعت کے طعنوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ یہ کہ یہ بلاناغہ بیعت نماز موافق حکم خدا اور رسول کو اور اگر بارہا دینی الوہی نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنی کوئی عملی اور علمی و علم پروردیچھوڑے اور روز پڑے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کر نہ میں مروت اختیار کر لیا اور دینی محبت سے اللہ تعالیٰ کو احسان کو اور کہ اس کی حماد و تعریف کو ہر روز اپنا اور دنیا بیگا۔ چھارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیکھا۔ نہ زبان نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم۔ یہ کہ ہر حال برح و راحت بحسن و قیاس و رحمت و مہربانی اللہ تعالیٰ کی سیاق و فاداری کر لیا اور ہر حالت راضی القضا ہو گا اور ہر ایک فلت</p>	<p>حضرت شیخ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آورات کی حاجت کا مذہب مصطفیٰ مالا امام و پیشوا ہم بریں از دار دنیا بگذریم باوہ عرفان مار جام دوست دامن پکش بدست ما امام جان شدہ با جان بد خدا بد شمن ہر نبوت را بر و شد اخت تمام زوشہ سیراب سیراب گشت آں د از خود از ہماں جانی بود وصل دلدار ازل بے و محال ہر زو ثابت شود ایمان ست ہر چو گفت آں سرل رب العباد منکراں سخی لعنت است منکراں مورد لعن خدا است آنچه و قرآن بیا نش بالیقین ہر کہ انکار کند از اشقیاست نزو کافر است و خیر ان قباب</p>	<p>شرح قیمت اخبار بدر والیان ریاست و گورنمنٹ غنتہ معاونین و جوادل جن کو دور پیسہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہو معاونین درجہ دوم جن کو ہر ایک اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہو معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی ۱۲ عام قیمت بعد سے فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار اور انفرائین گے۔ ان سے حساب بعد بیانیگی بخونہ کے پرچہ کو اسطے کا کٹ آنا چاہیے خط و کتابت کے اسطے جوابی کارڈ آنا چاہیے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچتے پندرہ یوم کو اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید اخباریں چھپائی جاگی علیحدہ رسید نہ دی جاوگی روپیہ ارسال کرنا کہ بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیے مینفر کوئل ... عمار افریقہ ...</p>
---	--	--	--

وہ الفاظ خمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اللہ لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ واشھد ان محمد عبدہ و رسولہ
 مبارک برحق من احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرنا ہوں نہیں مگر تہا رہا۔ اور میں سے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہو تمام گناہوں بچتا ہوں گا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم کرلوں گا۔ استغفر اللہ
 دینی من کل ذنب القوب الیہ۔ مبارک۔ لب الی ظلمت ففسی واعترف بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ امیر مکتب میں اپنی جان خطر کیا اور گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ گناہ بخش تیری
 کوئی بخشے نہ دلائیں۔ میں تیرے کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر بیعت کرتا ہوں اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فہرست مضامین

صفحہ ۲۔ خدا کی ناز و وحی۔
صفحہ ۳۔ ایک پرلے دوست کو خط۔ اب مولوی جہان کیا فرمائی ہیں
صفحہ ۴۔ یورپ امریکہ میں دہریت کے پھیلنے کا کون ذمہ دار ہے؟
صفحہ ۵۔ درس قرآن شریف
صفحہ ۶۔ مدرسہ معین الاسلام میں کس قدر کا پوسٹل بار بھیجے گا
انتظام کر سکتا ہوں۔ آثار مسلم و ادب۔
صفحہ ۷۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور اسلامی اخبارات۔ ریدرز
صفحہ ۸۔ ایک قبائلی کارروائی۔ اشتہار۔ مولوی اسماعیل کا فرار
صفحہ ۹۔ تحقیق الادیان تبلیغ الاسلام۔ ڈاک و لاٹ
صفحہ ۱۱۔ عام اخبار۔

بدیہ

مورخہ ۲۶ محرم ۱۳۲۷ھ مطابق ۲۲۔ مارچ ۱۹۰۶ء

خدا کی ناز و وحی

۱۸۔ مارچ ۱۹۰۶ء۔ آج بروز یک شنبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اپنے گھر کے مکان میں بیٹھا ہوں۔ اور ایک خربزہ کی شکل پر کوئی پھل میرے ہاتھ میں ہے۔ اس کو چھل کر کھانا چاہتا ہوں۔ اتنے میں میں نے محمود احمد کو دیکھا۔ اس کے ساتھ ایک انگریز ہے۔ وہ ہمارے گھر میں داخل ہو گیا پہلے اس جگہ کھڑا ہوا جہاں پانی کے گھڑے رکھے جاتے ہیں۔ پھر اس جو بارے کی طرف آگے بڑھا جہاں بیٹھ کر میں کام کرتا ہوں۔ گویا اس کے اندر جا کر تلاشی کرنا چاہتا ہے۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ میرا نمبر نوٹ کی شکل پر ایک شخص میرے سامنے کھڑا ہے۔ اس نے بطور اشارہ کے مجھ کو لکھ کر کہا کہ اس جو بارہ میں جائیں۔ انگریز تلاشی کرے گا کہ میرے دل میں گزرا کہ اس میں صحت وہ کاغذات پڑے ہیں۔ جو تو تالیف کتاب کا

مسودہ ہے وہی دیکھے گاتے میں آنکھ کھل گئی معلوم نہیں۔ اس واقعہ کی کیا تعبیر ہے۔ اس سے پہلے تھوڑے دن ہوئے ہیں یہ دیکھا تھا۔ یعنی یہ الہام ہوا تھا۔

”کہ عورت کی چال ایلی ایلی البستقانی۔ بت اذکفت عن بنی اسرائیل۔“
میں نے اپنے اجتہاد سے اس کے یہ معنی سمجھے تھے کہ کوئی شخص عورتوں کی طرح پوشیدہ مکر کرے گا جس سے ممکن ہے کہ ہم پر اس کی دھوکہ دہی سے کوئی مقدمہ ہو مگر آخر بریت ہوگی۔ مگر یہ میرے اجتہاد سے نہیں اور ممکن ہے کہ جو سمجھ میں نے پہلے دیکھا اور جو میں نے اب دیکھا اس کے کوئی اور معنی ہوں لیکن ظاہری معنی یہی ہیں۔ واللہ اعلم۔

اس خواب میں محمود کا دیکھنا اور پھر میرا نمبر نوٹ کا دیکھنا ایک انجام پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ محمود کا لفظ خاتمہ محمود کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی اس ابتلا کا خاتمہ آج ہوا گا۔ اور ناصر نوٹ کا دیکھنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا تعالیٰ ناصر ہو گا۔ اور اپنی نصرت سے ابتلا سے رہائی دے گا۔ اور آخر یہ ابتلا نشان کی صورت میں ہو جائے گا۔

ڈائری

القول الطیب

۱۹۔ مارچ ۱۹۰۶ء۔ فرمایا۔ اس فکر میں ہوں اور توجہ کرتا ہوں کہ اگر تپہ لگ جائے کہ کس ماہ میں آئندہ زلزلہ آئیگا ہے تو یہ میرا ایک بڑا نشان ہو جائے۔ متعصب آدمی کا تو کیا ذکر ہے۔ لیکن غور کر نیوا کیوں اسے یہ ایک بڑا نشان ہے۔ فرمایا۔ عیسائیوں کے خدا سے تو آدم ہی اجباراً۔ کیوں کہ آدم کے سامنے تو فرشتوں نے سجدہ کیا تھا۔ اور ایک شیطان جس نے سجدہ نہیں کیا تھا۔ وہ ذلیل کیا گیا اور لٹا لگیا۔ برخلاف اس کے عیسائیوں کا خدا شیطان کے پیچھے پیچھے لگتا پھرتا اور شیطان کہہ سکتا ہے کہ چون کہ اس نے مجھے سجدہ نہیں کیا تھا۔ اسو سے ذلیل ہوا اور پرانی دیا گیا۔

فرمایا۔ عیسائی لوگ یسوع کی تعریف میں کہا کرتے ہیں کہ وہ بے گناہ تھا۔ حالانکہ بے گناہ ہونا کوئی خوبی

نہیں۔ خوبی تو اس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اعلیٰ درجہ کے تعلقات ہوں۔ اور انسان قرب الہی کو حاصل کرے چون کہ خدا تعالیٰ جانتا تھا۔ کہ یسوع کی لوگوں کے لیے زیادہ ناجائز عزت کریں گے۔ اس واسطے پہلے ہی سے اس کا وہ حال ہوا۔ جس سے ہر بات میں اس کا عجز اور کمزور انسان ہونا ثابت ہوتا ہے۔

فرمایا۔ ہمارے مخالف کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کا یہ قول کہ تمنا تو یقینی اس کے یہ معنی ہیں کہ جب تو نے مجھے آسمان پر اٹھا لیا۔ اگر قیامت کے دن حضرت عیسیٰ یہ کلمہ بولے گا۔ تو گویا وہ کبھی فوت ہی نہیں ہو گا۔ کیوں کہ قیامت کے دن بھی آسمان پر ہی جاتے کا ذکر ہو گا۔ مرنے کا تو کوئی ذکر ہی نہیں۔ اور اگر اس آیت کے یہ معنی لئے جائیں کہ جب میں فوت ہو گیا۔ یعنی مر گیا۔ لیکن موت قیامت کے دن وارد ہوگی۔ تو اس سے یہ لازم آتا ہے۔ کہ عیسائی کج تک نہیں جگڑے۔ اور ان کا مذہب راستی پر ہے۔ ایک شخص نے ذکر کیا کہ مخالف کہتے ہیں کہ یہ لوگ غازیں تو پڑھتے ہیں۔ لیکن تبیین نہیں رکھتے۔ فرمایا۔ صحابہ کے درمیان کہاں تبیین ہوتی تھیں۔ یہ تو ان لوگوں نے بعد میں بائبل بنائی ہیں۔

فرمایا۔ ایک شخص کا ذکر ہے کہ وہ لمبی تسبیح کا تہہ میں رکھا کرتا تھا۔ اور کوچہ میں سے گذر رہا تھا۔ راستہ میں ایک بڑھیلے دیکھا کہ خدا کا نام تسبیح پر گن رہا ہے۔ اس نے کہا کیا کوئی دوست کا نام گن کر لیتا ہے۔ اس نے اسی جگہ تسبیح پھینک دی اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے حساب ہیں۔ ان کو کون گن سکتا ہے

ہفتہ قادیان

حضرت اقدس متج اہل بیت بنحو وعایت ہیں۔ زلزلہ کے متعلق آپ نے ایک اور اشتہار لکھا ہے جو کتاب کی صورت میں زیر طبع ہے۔ اور آپ نے ایک نظم بھی لکھی ہے جو عتق رب شائع ہوگی۔ اس ہفتہ میں بابو فخر الدین صاحب میانی سے خان صاحب عبدالمجید خاں کی پورتنہ سے۔ دو شخص ملک کاغان سے اور دو شخص ملک اسکرو سے بعض دوست ریاست ناجھ سے اور ایک شخص انجائان سے اور دیگر مختلف احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

ایک دوست کو خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم - بخیر و صلوات علی سیدنا محمد و آلہ

کبھی تم بھی مجھے خوش نصیب یاد ہو کہ نہ یاد ہو۔
 مخدومی مخدوم صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
 ایک زمانہ تھا کہ آپ اور ہم ایک ہی جگہ رہتے تھے۔ ایک ہی
 برتن سے کھانا کھاتے تھے ایک استاد کو پاس مقرر رکھتے تھے۔
 وقت فرصت ایک ہی جگہ بیٹھ کر مٹھی مٹھی باتیں کرتے تھے۔ وہ
 ایک وقت تھا اور گزرا لیکن خدا کی حمد و رحمت ہو حضرت مولوی
 نور الدین صاحب پر جنھوں نے ہم کو بالآخر ایک ایسی مٹی میں پروا
 کہ دور ہوں یا نزدیک ہوں۔ یہ ہم فخر کر سکتے ہیں کہ ایک ہی شمع
 کے ہم دوازی ہیں۔ یہ فخر ہم کو بھی حاصل ہے۔ اور آپ کو بھی حاصل
 ہے۔ اور اسی فخر نے جو بالآخر اللہ کی شکل میں مجھ پر کراں وقت
 میرے سامنے آیا ہے مجھے مجبور کیا ہے کہ آپ کو خط لکھوں
 اور ایسا خط لکھوں کہ آپ کو قادیان کی طرف کھینچ لاؤں۔ میں
 کیا اور میرا جذبہ کیا۔ مگر میں معلوم ہوا کہ نور الدین صاحب کو
 آپ کے ساتھ کس قدر محبت ہے۔ کہ اس محبت نے مجھ پر
 اثر ڈال ہی دیا۔ کہ میں آپ کو خط لکھنے بیٹھ گیا ہوں۔ کسی عزیز
 دوست جہاں کو قادیان آنے کے واسطے میں اس قدر بڑھ کر
 اور کیا ترغیب دے سکتا ہوں کہ میں خود اپنی تمام کیتھی باری
 چھوڑ کر قادیان میں آ بیٹھا ہوں۔ میرے ساتھ کے ملازم شدہ
 کلرک اس وقت دیرھ سو۔ دو سو روپیہ تک کر رہی ہیں اور اپنے
 عہدوں پر ہیں مگر جس بات کو میں لایا ہوں۔ لاہور کے کئی ہزار رو
 بھی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور یہی تو لاہور سے بھی بہت دور ہے جو
 کوٹ احمدی والہ پر مبنی ہے یہی آگے۔ خدا تو اپنا احمد قادیان میں
 نازل کیا ہے اور جو ہے کہ آپ ایک احمدی والہ ہوں مبنی کہ اس کے حال کے
 لون میں تو وہ چیز بھی جالی ہو جو کھانا اور دوا دوا کرنا مقصود ہو۔ خدا
 نہ کر کہ آپ ایسی حالت میں گرفتار ہوں۔ لیکن جس قدر بے تعلقی پیدا
 کر میں آپ نے ترقی کی جو وہ ضرور ایک بالوسی کی حالت ہو۔ یہاں خدمت
 بخوشی دیر کیوں سب سے تمام خیالات کو جدا کر کے اور علیحدہ بیٹھ کر ذرا
 سوچیں اور تصور یا نصیحت اور فرما کر لیں کہ آپ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کو زمانہ میں ہیں۔ یہ آپ کو کیا کرنا چاہئے کیا آپ کے دل میں کبھی
 یہ خواہش پیدا ہوئی ہو یا نہیں کہ اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمانہ میں
 ہوتا تو یہ کرتا اور وہ کرتا۔ میں نے کہ یقین دلاتا ہوں اور صدق دل کو ساتھ
 کہتا ہوں کہ اگر آپ کو یہ خواہش چلی نہیں۔ تو اس کو تو اگر نیکاربت ہے
 اور تعالیٰ کا ایک عمل اس وقت ہمارے درمیان موجود اگر چند بیویوں
 خیر کرے اگر تھوڑے سے سبکی معصوبت دھماکہ بلکہ میں کہتا ہوں کہ بہت
 سامانی نقصان اٹھا کر لگائے ہیں یہ کہتا ہوں کہ سالہا کہ بار بجا کر آپ اس عمل
 کی محبت کا شرف حاصل کر لیں۔ تو یہ سونا آپ کو عین گناہ پڑ گیا اور ہم گناہ

اب مولیٰ صاحبان کی افواتے میں

ذیل کو حقہ مفصلہ ذیل مولوی صاحبان کے نام درج کیا گیا
 ہے تاکہ معلوم ہو کہ ایسی اصناف پیشگوئی کے پورا ہو جاسے یہ
 لوگ کیا فرماتے ہیں۔

بخیریت مولوی محمد حسین صاحب مبنی۔ مولوی شمس الدین
 صاحب امرتسر۔ مولوی عبدالجبار صاحب امرتسر۔ مولوی
 محمد اکبر صاحب دہلوی۔ مولوی انیس بخش صاحب لاہور۔ پیر علی شاہ
 صاحب گڑگڑ۔ مولوی عبداللہ صاحب ٹٹنی۔ سکریٹری صاحب
 انجمن نعمانیہ۔

مولوی صاحب

السلام علی من تبعہ الی الہدی۔ آپ کو بخوبی معلوم ہو کہ انا من حقہ
 مرزا صاحب کے زلزلے کے متعلق ایک پیش گوئی اپریل ۱۹۰۵ء
 میں شائع کی تھی جس کی یہ الفاظ تھے۔

”پھر یہاں انی خدا کی بات ہے مولوی ہوتی“

یہ پیشگوئی نہ صرف ایک بار بلکہ کئی بار بذریعہ اخبارات العلم و ہدایہ
 دیوبند و علیحدہ اشتہارات کے شائع ہوئی اور سال بہ سال
 رہی اور نہ صرف ہمارے ہی اخبارات نے اس کو شائع کیا۔
 بلکہ اخبار عام اور پیسہ اخبار اور پنجہ فولاد اور اہل حدیث اور بعض
 آریہ اخباروں نے اور ہندوؤں کے اخباروں نے بھی اس کو
 مخالفانہ رنگ میں شائع کیا اور سال بہ سال برابر اس کی اشاعت
 ہوتی رہی۔

اب یہ پیش گوئی بصراحت تمام ۲۰ فروری کی رات کو پوری
 ہوئی ہے۔ اور اخبار رسول اور اخبار عام اور دیگر کئی اخبارات
 اخبارات سے اور پرائیویٹ خطوط سے صحت ظاہر ہوتا ہے
 کہ زلزلہ ۲۰ اپریل کے زلزلے سے بڑھ کر نہ تھا بلکہ بعض جگہ اس
 زلزلہ سے زیادہ محسوس ہوا۔ ضلع شملہ میں کئی جاہل کتب ہوں اور کئی
 جگہ مکانات گریں بار جو دیکھ کر اپریل کے زلزلہ کی تباہی کو یاد آتا ہے
 شدہ علاقہ میں عموماً مکانات کے بننے کے سلسلہ اور مکانات
 میں رہنے کا سلسلہ لوگ ختم ہی کر چکے تھے۔ پس اس پیش گوئی
 کے متعلق مفصلہ ذیل امور قابل غور ہیں۔

(۱)۔ پیش گوئی کے الفاظ سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ سال بھر اس
 قسم کا زلزلہ نہ ہوگا بلکہ دوسرے سال کے موسم بہار میں
 اس قسم کا زلزلہ آئے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

(۲)۔ وقت کے متعلق یہ تعین کی گئی تھی کہ موسم بہار کا ہوگا
 چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

(۳)۔ وقت کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ تعین ہی کر دی تھی کہ
 ۲۵ فروری کے بعد زلزلہ آئے گا۔ حالانکہ مبارک موم ابتدائے فروری
 سے شروع ہو جاتا ہے۔ لیکن مبارک تعین کو درمیان ایک اور

تیسین یہ ہو گئی کہ ۲۵ فروری کو جہاں جگہ جگہ اہم الہی سے
 کہ ”۲۵ فروری کے بعد جہاں ہوگا“ جو شائع ہو چکا ہے ظاہر
 ہوتا ہے۔

(۴)۔ ”خدا کی بات ہے مولوی ہوتی“ اس کلمہ میں پھر کا لفظ ظاہر
 ہے کہ پہلا زلزلہ ہی اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق ایک نشان
 تھا اور دوسرا ہی ایک نشان ہی ہوا۔ اور وہ بھی خدا کی بات تھی
 اور یہی مولوی کی بات۔ اس کلمہ سے پہلے زلزلہ کی پہلی بار
 اس پیش گوئی کی منجانب اللہ ہونے پر اس پیشگوئی کے غم رنگ
 دی اور اس کا ثبوت دیا۔

ایسے صریح نشان کے پورا ہونے کے بعد میں دریافت کرنا چاہتا
 ہوں کہ آپ اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں اور آپ کے سامنے ک
 شائق ہوں کہ اب اس پیش گوئی کے پورا ہونے کے متعلق آپ
 کی کیا رائے ہے۔ اخبار میں ہی میں نے یہ بات لکھی تھی۔ مگر اس
 خیال سے کہ خاص خط آپ کے دل پر خاص اثر کرے گا میں نے
 یہ نامہ لکھا ہے اور امید کرتا ہوں کہ آپ ضرور جواب دیں گے
 محمد صادق حقانی

ایڈیٹر اخبار بدھ قادیان ضلع گداسپور۔ مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۰۵ء

مناجات بخیریت باری عز اسرار تازہ تصنیف

حضرت شیخ موعود علیہ السلام

سے سرود جان و دل و ہر ذرہ ام قرآن تو

بروہم بکشا در رحمت ہر درخشاں تو

فلسفی کز عقل و جوہر و ادیان ہر

دور ترست از خرد آں رو پنهان تو

از حرم تو از زبان چکس آگہ نشد

ہر کہ آگہ شد شد از اسان لیایان تو

عاشقان رسدے خود راہ و عالم میدہی

ہر دو عالم پیچ میں دیدہ غلطان تو

یک نظر فرما کہ تا کو تہ شود جنگ و جدال

خلق محتاج است اس کے جزیرہ بربکان تو

یک نشان بنما کہ تا قدرت و جہد ورجان

تا شود ہر سنگ کسبت محامد خوان تو

گروہ میں زیر و زبر گرد و ندامت پیچ غم

غم ہمیں دارم کہم گرد و دشمنان تو

گفتگو و بحث و دریں دو سر بیارست

قصہ کو تہ کن بایا کہ عظیم الشان تو

از لائل حشیشہ وہ فطرت اغیار را

تا اگر آئندہ ترساں سوئے آں ایوان تو

چشمہ رحمت رواں کن در لباس زلال

تا بیکے سوز و غم این بندہ گریان تو

وہ منگنا پڑ لگا اس کے زیادہ میں وہ لفظ کہاں سے لائے۔ جواب دینیوی بخیریت کو تو روین۔ ہاں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ آپ اس حقیقت اور معرفت کو شناخت کریں اور اس سے
 فائدہ حاصل کریں جو حضرت امام کے قدموں میں رہنے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ والسلام خادم محمد صادق قادیان

بدھ مذاق

Digitized by Khilafat Library

۲۶ محرم ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۲ مارچ ۱۹۰۶ء

یورپ امریکین دھرتی کے پھیلنے

کاؤنڈہ اکون ہر؟

آج کل یورپ امریکہ کی مذہب دنیا کا جو حال ہے وہ اخباروں اور رسالوں اور سیاہن کے سفرناموں اور کتابوں اور اس ملک میں آنے والے انگریزوں کے ذریعہ سے دنیا پر بخوبی روشن ہو رہا ہے۔ بہت ہی کم ایسے طالب علم اور تعلیم یافتہ لوگ ان ممالک کے مدارس میں ہوں گے۔ جو خدا ایتھالی پر ایمان اور عقیدہ رکھتے ہوں۔ اکثر تو سرے سے اس بات کے ہی منکر ہیں۔ کہ اس عالم کا کوئی خدا ہے (نعوذ باللہ من ذلک) سائنس دانوں کے نزدیک یہ ایک فیشن ہو رہا ہے۔ کہ سائنس دان خدا کا منکر ہو۔ اور جو لوگ خدا ایتھالی کو مانتے ہی ہیں۔ وہ بھی اُس کی اعلیٰ اور افضل صفات اور پاک اور مقدس ناموں کے بالکل منکر ہیں۔ بلکہ ان پر سنہری کرتے ہیں۔ خدا سے دعائیں مانگنا ان کے نزدیک وقت کو بھٹکے کرنا ہے جتنے دن لگتا رہا اپنے دنیوی کاموں میں سر توڑ کوشش کرتے ہیں۔ ساتواں دن جو عبادت کے لئے آتا ہے وہ بہتیرے سیر و تماشا میں گزار دیتے ہیں اور جو چند ایک گرجہ کی زیارت کے واسطے تشریف لیجاتے ہیں۔ وہ بھی کچھ مخفی اغراض اپنے دل میں کہتے ہیں اور مخفی اغراض یہ بھی ہوں۔ تو یہی باجائزہ اور گھٹ گھٹانے کے لطف کا خیال دامن گیر ہوتا ہے فرانس نے گرجوں کو سلطنت سے بالکل بے تعلق کر دیا ہے اور خوب کیا ہے۔ امریکہ میں یہ شور مچا ہے کہ مدارس میں بائبل ہرگز نہ پڑھائی جاوے۔ اس سے بچوں کے اخلاق بگڑ جاتے ہیں۔ عام طور پر انبیاء کا نام بہت ہی بے ادبی سے لیا جاتا ہے۔ اب سوچنے کے لائق یہ امر ہے۔ کہ اس کا باعث کیا ہے۔ کہ یورپ میں اور امریکہ میں جس قدر مذہب اور تعلیم کی

ترقی ہوئی جاتی ہے۔ اسی قدر مذہب کی نفرت بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اور خدا ایتھالی کے وجود سے انکار ہوتا چلا جاتا ہے۔

اس امر کا باعث تلاش کرنے کے واسطے سب سے پہلے یہ دیکھنا چاہئے اور غور کرنا چاہئے کہ الفاظ مذہب اور خدا کا مفہوم یورپ اور امریکہ کی مذہب دنیا میں کیا ہے۔ کیونکہ جس چیز سے انسان نفرت کرتا ہے۔ یا محبت کرتا ہے۔ تو اس کے نام کے لفظ کے مذہب سے نہیں کرتا۔ بلکہ اس کے صفات کے مفہوم کے لحاظ سے کرتا ہے۔ مثلاً انسان سانپ کو جہاں پائے۔ اس کا سر کھل ڈالتا ہے۔ اور اسے باہر پھینک دیتا ہے۔ لیکن دوسرے انسان کو جہاں پائے۔ اُس کے ساتھ انس کرتا ہے۔ تو سانپ کا نام اگر انسان کہنا جاتا اور انسان کا نام سانپ رکھا جاتا۔ تو ناموں کی طرف کوئی توجہ نہ کرتا۔ اور ہر ایک اصلی شکل اور صفات کے مفہوم پر ایک دوسرے کے ساتھ دوستی یا دشمنی کا برتاؤ کرتا۔ پس کسی شے کے ساتھ محبت یا عداوت کے تعلق کے واسطے صرف الفاظ اور نام قابل توجہ نہیں ہوتے۔ بلکہ ان کے اصل مفہوم کو لینا چاہئے۔ اس بات کو مد نظر رکھ کر اب یہ دیکھنا چاہئے کہ مغرب کی مذہب دنیا کے نزدیک مذہب کسے کہتے ہیں اور خدا کا کیا مفہوم ہے۔ سو صاف ظاہر ہے کہ ان ممالک نے مدتوں سے صرف ایک مذہب ہی دیکھا ہے یعنی عیسوی اور جو خدا سالہا سال سے پیش کیا جا رہا ہے۔ وہ یسوع ہے اور بس۔ ان کے نزدیک مذہب کے معنی میں عیسویت۔ اور خدا کے معنی میں یسوع۔ یسوع کے سوائے اور کوئی خدا ان کے سامنے پیش نہیں کیا گیا اور عیسویت کے سوائے اور کوئی مذہب ان کے سامنے پیش نہیں کیا گیا۔

ان باتوں پر غور کرنے کے بعد ہر ایک صاحب انصاف آسانی اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ اگر یورپ کے خدا کا انکار کیا ہے تو دراصل ان کا تصور نہیں بلکہ یہ تصور خود اس مذہب کا ہے بلکہ یہ تصور خود اس فرضی خدا کا ہے جو ان کے سامنے پیش ہوا۔ ایک حیثیت وجود جو پیشاب کی نالی سے باہر نکل کر روتا۔ چیخا۔ جلاتا۔ بچوں میں کھیتا۔ ماریں کھاتا۔ بیویوں سے تشہیر کھاتا۔ خوراک کا محتاج۔ پانی کا محتاج۔ ہوا کا محتاج اور پھر ایسا محتاج کہ رات گزارنے کو مکان نہیں ملتا۔ ہوکا اور

ایسا جھوٹا۔ کہ بیگانہ کیت میں سے بے اجازت بالین ٹوڑ رکھتا ہے۔ اگر وہ یہ ڈینگ مارے تو کہ میں خدا ہوں۔ تو ایسے خدا کا منکر کس جرم کا مجرم قرار دیا جاسکتا ہے۔ کسی کا بھی نہیں۔ یورپ اور امریکہ نے اگر خدا اور مذہب کا انکار کیا ہے۔ تو یہ امر قابل تعجب نہیں بلکہ قابل تعجب تو یہ ہے۔ کہ وہ اب تک ایسے خدا کو مانتے کس طرح سے رہے اور ایسے مذہب پر وہ اتنی مدت تک قائم کس طرح سے رہے۔

پس یورپ امریکہ کی دھرتی کاؤنڈہ ار خود عیسوی مذہب ان ممالک میں اور تو کوئی مذہب پہنچا ہی نہیں جو مذہب ان کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ وہ عیسائی مذہب ہے اور جو خدا ان کو بتلایا گیا ہے۔ وہ یسوع ہے۔ اگر وہ ایسے خدا کا انکار نہ کرتے تو کیا کرتے۔ ضرورتاً کہ بالآخر ان کے عقائد کا یہ حال ہوتا۔ جو کہ اب ہو رہا ہے۔ اور دراصل اسلام کے سوائے تمام مذہب کا آخری نتیجہ دھرتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سچے صفات کا انکار رفتہ رفتہ انسان کو اصل حقیقت سے بہت دور ڈال دیتا ہے۔ اسے خدا ہمیں اسلام پر زندہ رکھ اور اسلام ہی پر وفات دے۔ آمین۔

سورج دو دفعہ دکھائی دیا

ایک مشہور سید کا بیان ہے کہ دنیا میں صرف ایک جگہ میں نے عجیب اور غیر معمولی تماشہ سورج کو دو دفعہ طلوع ہونے کا دیکھا میں ایک دفعہ سوئیٹ زر لینڈ کی پہاڑی موسومہ رگی پر سوتا تھا اور سورج کے طلوع ہونے کا لفظی نظارہ دیکھنے کے لئے اٹھا برف سے ڈھکی ہوئی پہاڑی جس کی چوٹیاں ابھی تک تاریکی سے نظر نہیں آتی تھیں۔ لیکن خود ہر ہونے والی صبح کی گلابی رنگت ان کی چوٹیوں پر ظاہر ہو کر آہستہ آہستہ سے اُپر اُپر بھیلنے لگی پھر ایک ایک دس منٹ میں سورج طلوع ہوا دکھائی دیا لیکن یہ بالکل ندر اور پھیکا تھا۔ گویا سورج کے اوپر ہمارے درمیان کبر کا ایک وسیع بادل چھایا ہوا تھا۔ جب سورج اُفق کے بالکل اوپر آگیا۔ تو روشنی بجائے بڑھنے کے کم ہونی چلی گئی۔ اور اخیر کو بالکل پھلکی ہو گئی۔ لیکن تھوڑی دیر میں آسمان کے کنارے پر اصلی سورج ہی دکھائی دیا۔ کیوں کہ جو کچھ پہلے نظر آتا تھا وہ گویا چھوٹی روشنی یا چاری نظر کا دھوکہ تھا۔ جہاں تک کہ ہم نے دنیا کی سیر کی ہے۔ کہیں ایسا حیرت انگیز واقعہ نہیں دیکھا ہے یہ واقعہ ہمیں عمر بھر مرگزنین بھولیگا (اورڈینس گرت) ایڈمیلٹ۔ پہلے جو دکھائی دیا تھا وہ سورج کا انعکاس تھا خود سورج نہ تھا۔

بدر منور

۲۷۔ محرم ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۲۔ مارچ ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

سورہ فتح

رکوع ۲ پارہ ۲۶ رکوع ۱۰

(سلسلہ چوتھے ویکھو اخبار مورخہ ۲ مارچ ۱۹۰۶ء)

اس رکوع کا ترجمہ کرنے سے پہلے حضرت مولوی نور الدین صاحب نے جو تقریر بطور تہنید کے فرمائی تھی۔ اس کا درجہ کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا جب کبھی خدا تعالیٰ کا کوئی امر مل زمین پر آتا ہے۔ اور کوئی حق کی بات مخلوق الہی کے سامنے بیان کی جاتی ہے۔ تو اس وقت لوگ عموماً تین قسم کے ہو جاتے ہیں۔ گویا ان کے تین فرقے بن جاتے ہیں۔ پہلا فرقہ مصدقین کا ہوتا ہے۔ جو اس حق کو سچ جان کر تسلیم کر لیتے ہیں۔ اور اس حق کو اپنے دل سے لے کر اپنے ساتھ لے جاتے ہیں اور ہر طرح سے اس کی امداد کرتے ہیں۔ اور اس کی نصرت کرتے ہیں۔ یہ خود اس فرقہ کے لوگ تین درجہ کے ہوتے ہیں۔ درجہ اول کے وہ لوگ ہیں۔ جو اس کو فوراً مان لیتے ہیں۔ صرف اس کا چہرہ دیکھ کر پہچان جاتے ہیں کہ یہ راستہ باز ہے۔ ان کو کسی معجزہ اور کرامت کے فتنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ان کا دل ایک ایسا نور معرفت اپنے اندر رکھتا ہے۔ کہ وہ نبی کا دعویٰ سنتے ہی اس پر ایمان لگتے ہیں۔ یہ اہل درجہ کے مصدقین ہیں۔ ان کی مثال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے وجود میں تھی۔ دوسرے درجہ کے وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو مان لیتے ہیں۔ مگر کسی قدر دلائل سننے کے بعد اور تھوڑی بہت تحقیقات میں معروض رہنے کے بعد بالآخر تسلیم کر لیتے ہیں۔ تیسرے درجہ کے وہ لوگ ہیں۔ جو بہت شہادت پیدا کرتے ہیں۔ لیکن بالآخر دلائل اور معجزات اور نشانات دیکھ کر مان ہی لیتے ہیں اور خدا کے صادق بننے کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں۔ یعنی تین درجہ کے لوگ ہیں جو فرقہ مصدقین میں شامل ہیں۔ اور یہ سب کے سب سید لوگ ہوتے ہیں اور اس فرقہ کا نام سعادتمندوں کا فرقہ ہے۔

دوسرا فرقہ وہ ہے۔ جو بالکل اس کے برعکس چلتا ہے اور وہ شقی لوگوں کا فرقہ ہے۔ جو مکین کا فرقہ ہے اور مکذبین کی جماعت ہے۔ اس کے بھی تین درجہ ہیں۔ درجہ اول

کے وہ لوگ ہیں۔ جو سنتے ہی بغیر سبب اور سبب کے صاف انکار کر دیتے ہیں۔ اور بغیر دلیل کے فوراً تکذیب پر کمر بستہ ہو جاتے ہیں۔ ان کے پاس مخالفت کے لئے کوئی دلیل نہیں اور نہ وہ دلیل کی پرواہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے صرف ایک لفظ کا کارہا ہوا ہوتا ہے۔ گویا ان کی فطرت میں ہی تکذیب رکھی ہے۔ دوسرے درجہ کے وہ لوگ ہیں۔ جو بات سنتے ہیں اور دلائل ان کو دے جاتے ہیں مگر پہلے ہی انکار کرتے ہیں۔ اور کوئی دلیل ان کو فائدہ نہیں دیتی بلکہ ان کے شہادت پختہ ہوتے چلے جاتے ہیں۔ تیسرے درجہ کے وہ لوگ ہیں جو مباحثات کرتے ہیں اور اول میں نرم ہوتے ہیں۔ لیکن رفتہ رفتہ مخالفت میں برسر کار پڑتے مخالفت ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ تصدیق کنندوں کے تین درجہ ہیں۔ ایسا ہی مکذبین کے تین درجہ ہیں۔ ان کے علاوہ ایک تیسرا فرقہ بھی ہے۔ جو نہ مصدقین میں شامل ہوتا ہے اور نہ مکذبین میں۔ یہ وہ فرقہ ہے۔ جو نہ ساتھ دے سکتا ہے اور نہ کبھی بندوں کی مخالفت کی جرات اپنے اندر رکھتا ہے۔ یہ وہ ہیں۔ جن میں اخلاقی حوصلہ نہیں نہ اقرار ہے اور انکار ہے۔ کوئی اور سر کا ملتا اور ہر کی باتیں سن لیں۔ اور دلی زبان سے ان بن کرتے رہے اور اوپر گئے تو بیان میں مان ملتے رہے۔ یہ گروہ منافقین کا گروہ ہے۔ اور اس رکوع میں جو آگے آئے ہیں اس گروہ منافقین کا ذکر ہے۔

سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا أَمْوَالُنَا وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْنَا۔ يَقُولُونَ بِالسَّيِّئَةِ نَمُوتُ مَالِيَسَ فِي قُلُوبِهِمْ۔ قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا۔ بَلْ كَانُوا اللَّهُ يَتَعَمَلُونَ خَبِيرًا۔ ترجمہ۔ قریب کے کہ اعراب میں سے جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے۔ وہ اب کہیں گے کہ اموال اور اہل و عیال کی مشغولیوں نے ہم کو روک رکھا۔ آپ ہمارے واسطے خدا تعالیٰ سے بخشش مانگیں۔ وہ اپنی زبانوں سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے۔ انہیں کہہ دو اگر خدا تعالیٰ تمہیں ضرر پہنچانا چاہے یا نفع پہنچانا چاہے۔ تو اس کے حضور میں تمہارے لئے کون مالک ہو سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ تمہاری کرتوتوں سے باخبر ہے۔

یہ ان منافقین کا ذکر ہے۔ جو صلح حدیبیہ والے سفر میں آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ گئے تھے۔ جب آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے۔ تو وہ کہنے لگے۔ مثلاً کوئی کہتا ہے کہ لوگ کہتے تھے۔ یہ مکان غیر محفوظ تھا۔ چور چکار کا خطرہ تھا۔ اس واسطے ہم حضور کو

یہ ان منافقین کا ذکر ہے۔ جو صلح حدیبیہ والے سفر میں آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ گئے تھے۔ جب آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے۔ تو وہ کہنے لگے۔ مثلاً کوئی کہتا ہے کہ لوگ کہتے تھے۔ یہ مکان غیر محفوظ تھا۔ چور چکار کا خطرہ تھا۔ اس واسطے ہم حضور کو

ساتھ نہ جاسکے ورنہ ہم تو قتل سے حضور کے حاضر ہونے اور اپنی جانیں دینے کے واسطے طیار ہیں۔ اب حضور ہمارے واسطے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہماری اس سستی کو معاف کرے۔ ایسے ہی عندہ گئے۔ مگر خدا تعالیٰ دلوں کا واقف ہے۔ اس نے اپنے رسول کو اطلاع کی کہ یہ جھوٹے ہیں۔ صرف زبان سے باتیں نہ کرتے ہیں۔ ان کے دل درست نہیں ہیں۔

بَلْ ظَنَنْتُمْ أَنْ لَنْ يَنْقَلِبَ الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ أَبَدًا وَذَلِكُمْ فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنًّا السَّوْعَ وَكُنْتُمْ قَوْمًا بُودًا۔ ترجمہ۔ بلکہ تم نے گمان کیا کہ اب رسول اور مومنین اپنے اہل و عیال کی طرف واپس نہ لوٹیں گے۔ یہ بات تمہارے دلوں کو پہلی لگی۔ اور تم نے بہت برا گمان کیا۔ اور تم ہلاک ہونے والی قوم ہو۔

منافقین کو یہ یقین ہو گیا تھا کہ مسلمانوں کی جھوٹی سی عمت ہے۔ کہہ کو جلتے ہیں۔ کفار کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں گے ان کے ساتھ جانے کی ہم کو ضرورت ہی کیسے ہے۔ ایسے بدگمانوں نے خود ان کو ہی ہلاک کر دیا۔

وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا۔ ترجمہ۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے تو ہم نے ضرور کفار کے واسطے دوزخ طیار کیا ہے۔ یہ دوزخ کفار کیلئے اس دنیا میں بھی ہے۔ اور آخرت میں بھی۔ جیسا کہ ان کے انجام سے ہمیشہ ظاہر ہوتا ہے۔

وَاللَّهُ مَلَأَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ بِغُفْرَانٍ بَشِيرًا وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا۔ اور اللہ تعالیٰ کے واسطے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی۔ وہ جسے چاہے بخشتا ہے اور جسے چاہے عذاب دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنیوالا اور رحم کرنے والا ہے یہ آیت شریف ان لوگوں کو جو اپنے حال پر ظلم کیے ہیں۔ ایک راہ مخلصی بتلاتی ہے۔ کہ تمہاری حالت ایسی ہے کہ اس کا انجام جہنم ہے۔ تاہم راج تو سب اللہ تعالیٰ کے ہے۔ اگر تم اب بھی خدیم فیروج کرو اور توبہ کرو۔ تو وہ غفور الرحیم ہے۔ اور تمہارے واسطے بہتری کے سامان پیدا ہو سکتے ہیں۔

دُعَاؤُ

ابو ظفر احمد صاحب طالب علم میڈیکل اسکول لاہور امتحان میں کامیابی کے واسطے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

در شہین الاسلام

ہمارے پاس خبر ہوئی ہے کہ سہارن پور میں ایک مدرسہ بنام مندرجہ عنوان قائم کیا گیا ہے جس کی غرض یہ ہے کہ غیر مذہب کے جو اب دین کے واسطے راغب نہ تھے چاہیں اور اس مدرسہ میں سروسنٹ ایک سنکرت کا چٹت زبان سنکرت پڑھنے کے واسطے تیار کیا گیا ہے۔ ان پڑت صاحب کے پلا نام بالو جی ناسر پور سنگھ صاحب تھا۔ وہ کو کچھ پور کے منج بکاشد میں۔ اور اب وہ مسلمان ہو کر اپنا نام عید الاسلام رکھتے ہیں۔ پڑت عید الاسلام صاحب کے زیر تعلیم ایک جماعت ہے اور اس مدرسہ کے شرعیہ اور مناسک مدرسہ ذیل میں۔

۱۔ ہر سال عربی کے فارغ التحصیل طلبہ کو اس مدرسہ میں ویشا ستر کی پوری تعلیم دی جاوے گی۔

۲۔ بعد کمال نقاب سنکرت انجن اپنے سرایہ سے چاروں ویدوں کا ترجمہ کر کے بیک میں شائع کر دیگی۔

۳۔ عند الضرورت اپنے طلبہ کو مختلف مقامات میں مناظرے کے لئے روانہ کریں گے۔

۴۔ کافی سرمایہ ہوجائے پر شاعت مہم کے لئے مختلف بلاد و دیہات میں روانہ کریں گے۔

۵۔ تائیل نقاب تفکرات معاش سے بے فکر کر دینے کے لئے طلبہ کو معقول و قالیف دیں گے۔

شکر ہے کہ مسلمانوں کو ان امور کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے۔ لیکن خواہ کچھ ہی کیا جاوے۔ جب تک یہ لوگ اس طریق کو اختیار نہ کریں گے جو خدا نے بتلایا ہے اور اس

پناہت اسلام کے اس مدرسہ میں داخل نہ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے امتوں سے بنایا ہے۔ تب تک کوئی کامیابی کا مد مسلمان لوگ نہیں دیکھ سکتے۔

نئے خریدار

اخبار بعد کے واسطے نے خریدار پیدا کرنے کا سلسلہ جو جنوری کے مہینہ میں جوش پر تھا۔ آج کل پر خندہ پڑا ہوا ہے اس واسطے احباب کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ ہر ایک خریدار اس امر کو اپنا فرض جانے کہ تو خریدار پیدا کرنے کے واسطے کیا بڑی قیمت نہیں صرف خرید و فروش کی خاطر ہے یہ قیمتی حق کی جو اور ہم اس بات پر ہی تیار ہیں کہ غریب لوگ بچنے کے واسطے جو جہاں کو گئے ہمارے آئے۔ اور بعد ازاں ہی روانہ کر دیا کریں۔ رسید ہر اخبار میں شائع ہوگی کہ تمہاری بات اختیار کیا گیا ہے۔ لیکن اگر تم

میں کس قدر کاپیوں کے باہر بیٹے کا

اتر نام کر سکتا ہوں

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دیوے۔ منشی ذوالفقار علی خان صاحب کو جنھوں نے اس ضرورت کو محسوس کر لیا ہے۔

کہ جس قدر کاپیوں کے باہر بیٹے کا میجر رسالہ انتظام کر سکے اس قدر کاپیاں بیچنے کے لئے قوم کو تیار رہنا چاہئے ہیں۔

میں ان کو یہ خوش خبری سناتا ہوں کہ دو ہزار کاپیوں کے بیچنے کا انتظام فی الفور کر سکتا ہوں۔ میں نے جو کمی یہ کہا

تھا کہ زیادہ کاپیوں کے لئے ابھی کوئی انتظام نہیں ہوا وہ ضرورت جاپان کے متعلق تھا۔ جہاں ہم نے جاپان کا سو یا دو سو کاپی

جاوے کہ یہ سب پورے ہون کے نہ ملنے کے ساتھ کاپیوں پر ہی گفتگو کرنا پڑا۔ اگرچہ جاپان کے متعلق ہی ابھی

میں اس کو شش میں ہوں۔ کہ وہاں ہی زیادہ کاپیاں جا سکیں۔ مگر صرف جاپان پر زور دیتے جانا میرے نزدیک غلطی

ہے۔ ہم کو ابی زیادہ زور انگلستان امریکہ پر ہی دینا چاہئے اس سال کے ابتدا سے مجھے ایک نئی تجویز سمجھ میں آئی ہے

جو اگر خدا کی نصرت اور توفیق شال حال ہو تو بہت مفید ثابت ہوگی۔ بجائے افراد کو کاپیاں بیچنے کے آئندہ یہ تجویز کی گئی

ہے کہ ہر ماہ پرچے سو یا سو فیول۔ کلبوں۔ فائبر لیون۔ کالجوں اور سکولوں کے ریڈنگ رومز وغیرہ ایسے مقامات پر بھیجے

جاریں۔ جہاں ایک ایک پرچہ کے کئی کئی ہزار کی نظر سے گزر سکا امکان ہو۔ یہ سلسلہ ایسا وسیع ہے کہ اگر قوم آج

دس ہزار رسالہ بھیجے کیلئے ہی تیار ہو۔ تو توڑا ہے اس میں اس کام کو منشی ذوالفقار علی خان صاحب کے سپرد کرتا ہوں۔ کہ

وہ پورے جوش سے یہ حرکت کریں۔ کم از کم اس سال ہزار ۱۱۰۰ ہمارے حاکمے۔ یہ طرز بھیجنے کی جواب اختیار کیا گیا ہے

میرے نزدیک بہت مفید ہے۔ کیوں کہ جس قدر زیادہ آدمیوں کی نظر سے پرچہ گزر سکے گا اسی قدر زیادہ امید فائدہ

کی ہو سکتی ہے۔ چوں کہ کام کو باشت کر کر نیک اصول بہت مفید ہے اور مجھے اکثر کام ہی زیادہ رہتا ہے جس کی وجہ سے بہت

سی ضروری حرکتیں نہیں ہو سکتیں۔ بالخصوص میں پری ہی میں اس لئے اس کام کو ایڈیٹر صاحب احکم و بدرو منشی ذوالفقار علی خان

صاحب اور ایسے دوسرے احباب کے سپرد کرتا ہوں کہ قوم کی متعلقہ کوششیں کے لئے دوسرے کی تعداد کم ہو جائے

نہیں۔ ہاں اگر اس سال یہ قوم کجا گیا تو امید ہو سکتی ہے جو کہ چند سال باخیز ادب کا جاپان ہم بھیج سکیں گے جو جوش

احمدی قوم۔ منشی ذوالفقار علی خان صاحب کے سپرد کرتا ہوں۔ کہ وہ پورے جوش سے یہ حرکت کریں۔ کم از کم اس سال ہزار ۱۱۰۰ ہمارے حاکمے۔ یہ طرز بھیجنے کی جواب اختیار کیا گیا ہے

میرے نزدیک بہت مفید ہے۔ کیوں کہ جس قدر زیادہ آدمیوں کی نظر سے پرچہ گزر سکے گا اسی قدر زیادہ امید فائدہ

کی ہو سکتی ہے۔ چوں کہ کام کو باشت کر کر نیک اصول بہت مفید ہے اور مجھے اکثر کام ہی زیادہ رہتا ہے جس کی وجہ سے بہت

سی ضروری حرکتیں نہیں ہو سکتیں۔ بالخصوص میں پری ہی میں اس لئے اس کام کو ایڈیٹر صاحب احکم و بدرو منشی ذوالفقار علی خان

صاحب اور ایسے دوسرے احباب کے سپرد کرتا ہوں کہ قوم کی متعلقہ کوششیں کے لئے دوسرے کی تعداد کم ہو جائے

نہیں۔ ہاں اگر اس سال یہ قوم کجا گیا تو امید ہو سکتی ہے جو کہ چند سال باخیز ادب کا جاپان ہم بھیج سکیں گے جو جوش

میرے نزدیک بہت مفید ہے۔ کیوں کہ جس قدر زیادہ آدمیوں کی نظر سے پرچہ گزر سکے گا اسی قدر زیادہ امید فائدہ

کی ہو سکتی ہے۔ چوں کہ کام کو باشت کر کر نیک اصول بہت مفید ہے اور مجھے اکثر کام ہی زیادہ رہتا ہے جس کی وجہ سے بہت

سی ضروری حرکتیں نہیں ہو سکتیں۔ بالخصوص میں پری ہی میں اس لئے اس کام کو ایڈیٹر صاحب احکم و بدرو منشی ذوالفقار علی خان

صاحب اور ایسے دوسرے احباب کے سپرد کرتا ہوں کہ قوم کی متعلقہ کوششیں کے لئے دوسرے کی تعداد کم ہو جائے

نہیں۔ ہاں اگر اس سال یہ قوم کجا گیا تو امید ہو سکتی ہے جو کہ چند سال باخیز ادب کا جاپان ہم بھیج سکیں گے جو جوش

میرے نزدیک بہت مفید ہے۔ کیوں کہ جس قدر زیادہ آدمیوں کی نظر سے پرچہ گزر سکے گا اسی قدر زیادہ امید فائدہ

کی ہو سکتی ہے۔ چوں کہ کام کو باشت کر کر نیک اصول بہت مفید ہے اور مجھے اکثر کام ہی زیادہ رہتا ہے جس کی وجہ سے بہت

سی ضروری حرکتیں نہیں ہو سکتیں۔ بالخصوص میں پری ہی میں اس لئے اس کام کو ایڈیٹر صاحب احکم و بدرو منشی ذوالفقار علی خان

صاحب اور ایسے دوسرے احباب کے سپرد کرتا ہوں کہ قوم کی متعلقہ کوششیں کے لئے دوسرے کی تعداد کم ہو جائے

نہیں۔ ہاں اگر اس سال یہ قوم کجا گیا تو امید ہو سکتی ہے جو کہ چند سال باخیز ادب کا جاپان ہم بھیج سکیں گے جو جوش

میرے نزدیک بہت مفید ہے۔ کیوں کہ جس قدر زیادہ آدمیوں کی نظر سے پرچہ گزر سکے گا اسی قدر زیادہ امید فائدہ

آثار علم و ادب

عربی زبان اور اسکے لمحے

معزز اصحاب "المقتبس" کا بیان ہے کہ سوڈان کے کاؤٹ آف لینڈ ٹرگ و ترائیسی زبان میں ایک سالہ لکچر مومنتلشن یعنی آؤٹ لینڈ کاؤٹس کے چھ سو پانچ اجلاس میں جو انجمن میں منعقد ہوا تیار پیش کیا تھا اور تھیل کاؤٹس کی حالت اور اس کا اجلاس کی پوری کیفیت البیان سال گذشتہ لکھی تھی۔ ہم مفصل لکھ چکے ہیں تاہم اس کو ملاحظہ فرمائیں۔ مولف صاحب مشرقی زبانوں اور خاصکر عربی زبان کے بڑے عالم ہیں اور بلاد عرب میں ان کے بہت سے دورے ہیں جن سے وہاں سفر میں ان سے تعارف ہوا۔ خاصکر مصر و شام و جزیریہ الجزائرہ میں ان کے کئی کئی سفر ہوئے ہیں لہذا ان سے نایہ ہی اہمیا ہے۔

اس کتاب کو فرانسیسی کے دو مشہور عالم سافسٹی ساسی و کامیر کی تالیف سے شروع کیا ہے جنھوں نے عربی زبان کو کثرت معنی و تدیس کی وجہ سے یورپ کا ایک علم بنادیا۔ انھیں کے ذریعہ سے

جرمنی میں بھی عربی تعلیم پھیلی اور وہاں بھی لوگوں کو اس کے سیکنے کا شوق ہوا اور اہل جرمن نے اس زبان کی عمدہ خدمت کی اور پھر تمام یورپ میں

اس کو چھپا پھیل گیا۔ ۱۸۳۵ء میں مولف کو اس زبان کی طرف توجہ ہو کر دلیا۔ شوق ہو کر بعض لوگ بقول مولف اس کو "اس زبان کا حال کرنا جیسا کہ

لہجہ و رنگ و نغمہ کی ہی تخیل کی جاتی ہے جو جنھوں کہتے تھے۔ ہر سون کے بعد جو عربی کے لکچر کی اسلیت دریافت کرنا اور اسلام کو قابل شہ و سخن کی

حالت بحث کرنا اور میں رشام کو نامی آثار سے مطلع ہونے میں گذری تھے۔ تین ہوا کہ یہ زبان جو آج بولی جاتی ہے قبل اسلام ہی پہلی بولی تھی اور

عرب اس زمانہ میں جاہل و اسی نہ تھے۔ اور نہ ناچیز ہونے کے بعد چیز بنے تھے۔ کچھ نہ چپہ ان کے صاحب علم ہونے کا ثبوت اس کتاب جو

کہ مصفا ہائی کے چرہ اہوں اور قرب و جوار والوں نے ہر طرف ایسے ہاکہ چھوڑے ہیں۔ جن پر ان کے خطوط موجود ہیں اور یہ

خطوط ان کے خط گیری کے پیلے کے ہیں۔

(البیان)

بسم الرحمن الرحیم : محمدہ ولی علی رسولہ الکریم

Digitized by Khilafat Library

سلسلہ عالیہ حمیدیہ اور اسلامی اخبارات

مجھے اس وقت یہ ثابت کرنے کے لئے کسی طویل بحث اور دلائل و براہین پیش کرنے کی ضرورت نہیں کہ مذہب اسلام فی الحقیقت ایک زندہ - زبردست اور خدا تعالیٰ کا برگزیدہ دین حق ہے کیونکہ قطع نظر اس سے کہ عقل و نقل سے اس کے افضل ترین ادیان موجودہ ہونے پر ضرر لگ چکی ہے جسے نہ صرف اسلامی دنیا کے کروڑوں نفوس بشیخ صدیق تسلیم کرتے ہیں بلکہ غیر مذاہب کے بھی اکثر ارباب بصیرت اہل الرائے اس کی صداقتوں اور محاسن کی شہادت دے چکے ہیں اور دے رہے ہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ باوجود اتمام حجت ہو چکنے کے اب تک کروڑوں مخلوق اس پر ایمان لائے لیکن محروم ہی ہے۔ کیونکہ ہم جیسے ہیں کہ کسی امر کا صرف جان اور مان لینا یا سمجھ جانا اور چیز ہے۔ اور اس پر کار بند ہونا چیز ہے دگر گویا محض سرسری علم - بصیرت کے درجہ کو پہنچا ہوا - پختہ یقین اور عمل جدا چیز ہیں۔ چنانچہ اس وقت ہزاروں لاکھوں غیر مذاہب کے لوگ دنیا میں ایسے موجود ہیں جو عملی طور پر اسلام کی بعض ہدایتوں اور صداقتوں کے قابل و مداح ہیں۔ مگر نہیں جانتے کہ یہ دراصل دین الفطرت کے محاسن اور برکات سے ہیں مثلاً توحید - نیکو کاری - راست گفتاری - خلوص نیت - عزم و استقلال - انسانی ہمدردی - باہمی خوش معاملگی - حق جوئی انصاف پسندی - صاف گوئی اور آزادی رائے وغیرہ وغیرہ۔ اور برعکس اس کے اتنے ہی بلکہ شاید ان سے بھی زیادہ دوسری اب اس وسیع دنیا میں ایسے ہون گے کیا میں جو داخل اسلام ہونے پر ہیں۔ اور اسلام کے نام لیا کہلا کر بھی جان بوجھ کر اس کے احکام کو کھلم کھلا ماننے میں ذرا نہیں ڈرتے بلکہ اب تو شوخی و بخت سے ان کی شوخی - بے باکی - اور ناخدا ترسی معلوم ہوتا ہے کہ غیر مسلموں سے بھی بڑھ چلی ہو چاہیے تو یہ تھا کہ ان پر چون کہ دین الحق کی حجت تمام ہو چکی ہو اس واسطے وہ بہ نسبت دیگر اقوام و ملل کے اور مدد و نواہی میں زیادہ خوف خدا سے کام لیتے۔ مگر برخلاف اذین انہوں نے تو خشیۃ اللہ کو علی العموم ایسا ہی بالائے طاق رکھ دیا ہے جیسے کہ ایک قادر قہار ہستی پر ایمان نہ رکھنے والا دوسرے کہ سکتا ہے۔ بلکہ سچ پوچھو۔ تو دہریے بھی بعض بے حیائی کو کاموں یا سنا سنا حرکات کے اتنی دلیری سے مرتکب نہیں ہوتے

کیونکہ وہ کم از کم ایسی باتوں کو اخلاقی برائی اور سوسائٹی کا گناہ سمجھتے ہیں۔ مثلاً کھلے خوارے شراب پینا۔ سیہ کاریاں کرنا جھوٹی گواہیاں دینا۔ خلق خدا کو دھڑکنے سے فوٹنا۔ خدا کے پاک جہنم کی شان میں سب سے شتم بکنا۔ بڑی دلیری سے بد معاملگی کرنا۔ کج خلقی و ناخدا ترسی کو روا رکھنا۔ صوم و صلوة کو بڑی بے باکی و صفائی سے ٹالنا۔ جہانمانہ اور فاجرانہ حرکات میں عوام کا لالچام کا ساتھ دینا وغیرہ وغیرہ۔ ہم عیسائیوں کو الزام دیتے ہیں کہ انہوں نے ٹھکانے کے ناپاک عقیدہ سے دنیا میں بہت سی خرابیاں پھیلالی ہیں۔ مگر مسلمانوں کی حالت ایک طرح ان سے بھی زیادہ شرمناک قابل ملامت ہے کہ خدا اور اس کے رسول (صلعم) تو ایمان کے ساتھ عمل صالح کو ضروری و لازمی قرار دین - حتیٰ کہ ہمیں یا نہیں پڑتا کہ قرآن مجید میں کہیں بھی ایمان کے لئے زبانی جمع خرچ کو کافی بتلایا گیا ہو۔ بلکہ جہاں امنو آیا ہے۔ وہاں عملوا الصلحت ہی ضروری موجود ہوگا۔ اور مسلمان میں کہ کفارہ پر ایمان رکھنے والے ضالین کی طرح خالی اقرار باللسان پر تکیہ کر بیٹھیں کہ بس بشت کا پٹہ لکھا گیا اب عمل صالح کی کیا ضرورت ہے؟ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ خیر۔ اس موقع پر اسلام کی حقیقت اور انصافیت ثابت کرنے کی کچھ حاجت نہیں۔ خاص کر جبکہ اسلامی اخبارات کے ایڈیٹرز جن کی طرف ہمارے لئے سخن ہے۔ عموماً خود بھی اس بارہ میں ہم سے متفق ہیں۔ اگرچہ بد نصیبی سے ان میں بعض عملی یا اعتقادی دہریے بھی ہوں۔

بیان اس پر بھی خامہ فرسائی کرنا ہمارا مقصود بالذات نہیں لڑایا ان نام صاحبان دین اور محبان ملت نے عام طور سے حمایت دین اور جب ملت کافی الاصل کہاں تک حق ادا کیا ہے۔ بلکہ اس جگہ ہم صرف ایک بارہ خاص میں ان کی حُب و حمایت کو دیکھنا ہے۔

معزز ناظرین بدر کو معلوم ہوگا کہ ہندوستان کی اخباری دنیا میں کچھ سے اشاعت اسلام کا چرچا ہو رہا ہے۔ بہت سے اہل قلم نور کے ساتھ یہ راہ طہر کر چکے ہیں۔ کہ مذہب اور روشن خیال اقوام یورپ وغیرہ پر اگر اسلام کی صداقتیں اور محاسن معقولیت اور ثنائیت سے پیش کئے جائیں اور یہ ثابت کیا جائے کہ جہاں اکثر دیگر مذاہب بحالت موجودہ عقل سلیم اور فطرت صحیحہ کے نزدیک قابل قبول نہیں رہے۔ وہاں اسلام بفضلہ روز بروز برحق ثابت ہوتا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ کراچ کی حیرتناک انسانی ترقی اور سائنس و فلسفہ بھی سب کے سب مل کر اس کی بنیادوں کو جو خود خدا تعالیٰ لایزال کی دلی ہولی میں۔ ذرا نہیں ہلا سکتے۔ تو ممکن ہے کہ شاید قریب اس دعوت کو خوشی اور شکر گزری سے قبول کریں۔ کیونکہ صلیب پرستی وغیرہ کے گندہ اور مجروح عقیدوں جلتے۔

سے ان کے اکثر و بیشتر کچھ دار و نمودار کلی پیزا رہ چکے ہیں۔ اس معاملہ میں کسی نے تو خاص کر جاپان کی طرف (اسلامی مشن کا بھیجا جانا تجویز کیا۔ اور کسی نے حقیقت و صداقت اسلام پر چھوٹے چھوٹے ٹرکٹولن کا بہت بڑا قیمت شائع ہونا لیکن بعض مامورین نے جن کو ہم قہر سے۔ روشن خیال۔ آزاد طبع۔ اہل الرائے ہونے کے علاوہ حق گو اور انصاف پسند بھی ملتے ہیں مگر ایک حد تک۔ یہ بات قرار دی کہ دیو لو آف ریکارڈ ہو اس وقت حمایت و اشاعت اسلام کی خدمت معذب ممالک میں بوجہ احسن انجام دیکر رہے۔ حتیٰ کہ بعض کی رائے میں یہ ہمتہم باشان کام اس معقولیت۔ ثنائیت اور زور و شور کے ساتھ اب تک کسی اسلامی پرچہ سے بھی نہیں بن پڑا۔ بلا دیورپ وغیرہ کے لئے اعلیٰ کلمۃ الحق کا آرگن مانا جاوے۔ اور متفقہ قومی اعانت سے اس کی دہان اک بڑے پیمانہ پر بالاستقلال اشاعت ہوتی رہے۔ اخبار وطن لاہور کے باہمت ایڈیٹر صاحب تو بیان تک پڑا تھا یا کہ اس کا زیر میں اس قدر مادہ ہم اپنی گرہ سے دین گے اور اپنے خریداروں سے دلائل گے۔ لیکن افسوس کہ بدلتا کہ جنہیں حمیت اسلام کے بڑے بڑے دعویٰ ہیں۔ اتنی بھی توفیق نہ ہوئی کہ زبانی باتوں سے ہی اک صحیح اور مسلمہ امر حق کی تائید کر گزرتے۔

یہ کیوں؟ محض اس لئے کہ دیو یو موصوف سلسلہ حقہ اچھی آرگن ہو۔ ان کی زبان و قلم سے اس کی واقعی خوبیوں کا اعتراف کرنا بھی ان کے مشرب میں کفر ہے۔ کاش یہ نادان چشم بصیرت رکھتے اور سلیم الفطرت ہوتے۔ تو اور کچھ نہیں تناسی سوچتے۔ کہ انجی سلسلہ یا ان کے لفظوں میں تاویلی مشن اگر (لفظی بالسد) حق پر نہیں بلکہ گمراہی میں پڑا ہوا ہے۔ تو پھر اس کے لیڈروں کو دین حق کی پر زور خدمت و حمایت کی ایسی توفیق کہاں سے ملی جسے یا روغیا ر سب ملتے۔ اور داودیت میں۔ اسلام کی جو معنی خیز فلاسفی اسے سوچھی ہے۔ دین الفطرت کی تائید میں جیسے جیسے زبردست اور مسکت دلائل اور کتاب اللہ کے جو حقائق و معارف یہ فرقہ اور اس کا امام (علیہ السلام) پیش کرتا ہے۔ اُن تک اور دین کی عقل و ادیان کی رسائی کیوں نہیں ہو گیا اس وقت مسلمان علماء قرآن و حدیث کا گہا پڑا ہوا ہے۔ لاکھوں نہیں تو ہزاروں اب بھی اس ایک ہی ملک میں موجود ہوں گے۔ لیکن اصل میں بات یہ ہے کہ مامورین اللہ امام وقت کے انکا کا وبال و کمال ہے۔ جو انہیں بھی بصیرت سے اور مغز کتاب اللہ کے فہم سے محروم کر رہا ہے۔ اگر ان میں اہل نظر ہوتے۔ اگر ان کی باطنی آنکھیں روشن ہوتیں۔ تو امام ملک کی ہی شناخت کر سکتے کہ عین ضرورت کے وقت اسمانی تائیدوں۔ نصرتوں۔ اور نشانوں کے ساتھ آیا ہے۔ تب قرآنی حقائق و معارف بھی اُن پر کھولے جاتے۔

جو مسلمانوں کو متعجب اصلاح تو سمجھتے ہیں۔ مگر ان کے نزدیک کسی منجانب اللہ مصلیح و مامور کی ضرورت نہیں۔ بلکہ خاندان

خاکسار احمد حسین احمدی - نیر آبادی - منچر نیک آبادی

۶	پایچ ۱۱۹۰	۱۱۹۰	سلطان احمد خان صاحب
۷	"	"	محمد حسین صاحب
۸	"	"	خواجه کمال الدین صاحب
۹	"	"	حاجی امیر الدین صاحب
۱۰	"	"	سیحیہ نور کے خان صاحب
۱۱	"	"	غلام دستگیر صاحب
۱۲	"	"	نقل محمد صاحب
۱۳	"	"	مستری قطب الدین صاحب
۱۴	"	"	غلام حمید صاحب
۱۵	"	"	اصغر علی صاحب
۱۶	"	"	عماد الدین صاحب
۱۷	"	"	سیدہ طایبہ شاہ صاحب
۱۸	"	"	چراغ الدین صاحب
۱۹	"	"	غلام احمد صاحب
۲۰	"	"	مرد علی صاحب
۲۱	"	"	نشی بہادر علی صاحب
۲۲	"	"	القدر صاحب
۲۳	"	"	نشی عبدالغفور صاحب

جانے دین گے؟

سے دختر مفردہ بختی میں صاحبان سے مانوس ہو گئی۔ اور قابل اطمینان میں صاحبہ وہ مذہب عیسائی میں داخل ہو چکی۔ تو استغاثہ مذکور کی فریق کی درخواست سے عدالت کرتی سنگہ صاحب متقل ہو کر خود صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں لگیا۔ بعد ازاں پراسیکیوٹر نے فیصلہ ہوا۔ والد دختر کو کسی نامعلوم ذریعہ سے یہ اطمینان دلائی گئی کہ اگر تیری لڑکی تیرے سامنے آجادیگی۔ تو وہ ضرور تیرے ساتھ چلی آوے گی۔ پس تو صرف یہ کوشش کر۔ کہ میری لڑکی جو عرصہ دراز سے مسون کے پاس ہے مجھے ملوائی جاوے۔ اگر وہ میرے ساتھ چلنے پر رضامند ہو گئی تو مجھے کو مل جاوے۔ اور اگر میں صاحبہ کے ساتھ رہنے پر رضا مند ہوئی۔ تو میں صاحبہ کو مل جاوے۔ اس عدم اقتادہ پر دختر نے یہ ہی بیان صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لکھوا دیا۔ اس بنا پر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے باطمینان وے دختر کو معہ صاحبہ عدالت میں بلوایا اور تھوڑی دیر کے لئے اجازت دی کہ اپنے والد سے عیسیٰ و گنگو کر لے۔ اس کے بعد بیان ہو گا۔ والد بزرگوار نے نہایت ہی منت خوشامد عرض موضوع اپنی مہربان دختر کی خدمت میں کی۔ بھرا ہے مولوی شرف الحق صاحب۔ مگر اس نامہربان دختر نے صاف جواب دیا کہ اے بڑے باپ۔ میں تیرے پاس رہنا نہیں چاہتی۔ خواہ تو مر جا یا قید ہو جا یا کچھ کر۔ اس کے بعد صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے بموجہ فریقین دختر معصومہ کا بیان لکھا۔ جو قصہ یہ ہے کہ میرے باپ اور بہائی مجھ سے باز دین میں پیشہ کرانا چاہتے ہیں۔ اور حرام کاری کے ذریعہ سے مجھ کو کہتے ہیں کہ کر کھلا۔ اس لئے یہ کام مجھ کو منظور نہیں ہے۔ میں برضا مندی اور خوشی سے بلا تحریک غیری ایسے مان باپ کو جو حرام کاری مجھ سے کرانا چاہتے ہیں۔ چھوڑتی ہوں۔ اور اپنی محترمہ و محترمہ سہم و غمگار مس ولیم یا مس تبار برن صاحبہ کے پاس رہنا چاہتی ہوں۔ میری عمر بائیس سال کی ہے والدین جو پندرہ سالہ مجھ کو بتلاتے ہیں۔ غلط ہے۔ پس یہ بیان لکھا۔ اور دعویٰ و تمس۔ دختر حوالہ میں صاحبہ مان باپ بہائی محروم و نامراد بنانہ واپس۔

انامہ و انالیہ راجون۔ اس پر کج کل دہلی میں مسلمانوں کے گراگرمی سے جلے ہو رہے ہیں۔

دوسری قاضی کا خیاب۔ میرزا حیرت مجدد دہلی نے استغاثہ مارٹ کا ان ملزمان پر دائر کر دیا۔ جنہوں نے خود بندوبست کو مار پیٹ کی تھی۔ اس کے دوسرے دن ملزمان نے بھی حضور کے برخلاف استغاثہ مضبوط

یہ اشتہار مار و ملل میں تقسیم کئے گئے۔

مولوی اسماعیل کافزار

جماعہ احباب مسلمانان نارودال پر عرصہ دیر ہاں سے بخوبی واضح ہر کہ مولوی
اسماعیل جو خود ہی اپنی تین جماعت حنفیہ کا بانی سمجھتا ہے۔ بار بار جماعت احمدیہ
کی جانب بذریعہ تحریرات کو لکھتا تھا کہ اگر آپ لوگوں کو تحقیق حق کا کچھ بھی شوق
ہے۔ تو آؤ اور ہمارے مقابلہ کو لئی میدان بحث میں نکلو اور حضرت مسیح ابن مریم
کی حیات و وفات اور نیز نرزا صاحب کے جملہ عادی کی ہر ایک پہلو پر بحث کر کے
تمام افراد اہل اسلام پر واضح کریں کہ انرو کے قرآن کریم و احادیث صحیحہ
کے اعتقاد حق بجانب کس فریق کے ہے۔ اور ہم جماعت احمدیہ کی طرف
ہر ایک رقعہ کا جواب یوں ہی تحریر کیا جاتا تھا کہ ہم دونوں فریق کو مناسب
سنیں کہ باذروہین اکہار کو لگا کر دیگر مذاہب اسلام پر بھی کرائیں۔ مگر آپ
بار بار ہماری ہر تحریر کا یوں جواب فرماتے گئے کہ جو زمین ہمیشہ خفیہ بن گیا کرنا
ہم کو قطعاً منظور نہیں ہے جب تک آپ لوگ جو صحابہ کرام کے شیل بنتے تھے
صحابہ ہی کی طرح بدوہر کہ میدان میں نہ نکلیں۔
پس ہم آخر کار جماعت احمدیہ کو مولوی اسماعیل کو مجبور کر پڑا کہ ہر ایک بار باہر
و درخواست سے علانیہ بحث کرنے کو قائل کر لیا اور ایک جوابی تحریر مع مندرجہ
شرائط طریقی مباحثہ کے مولوی صاحب کی خدمت میں ارسال کر دی جس میں
خلاصہ یہ لکھا گیا تھا کہ جماعت احمدیہ کی جانب سے احمد الدین سی مقرر
رہیگا۔ اور تم خود آپ یا جس کو چاہیں کہہ کر کہتے ہیں اور ہر فریق دو دو گھنٹے
تقریر کر لیکھا وغیرہ جبکہ ہمارا یہ رقعہ مولوی صاحب کی خدمت میں پہنچا تو آپ
ہماری مستعدی بحث کے لئے دیکھ کر اس باختمہ سا ہو گئے اور وہ جوش جو پہلے
ابولہب کی طبع میں شعلہ زن ہو رہا تھا یکبارگی ہی کالعدم ہوا اور اپنے تین
محض ایک لاف زن مجھکر شہر میں لگے مولویوں کو پاس جلے۔ کہ کوئی ہے
جو آج مسیح کی حیات ثابت کرنے کے لئے احمدیوں کو بحث کرے لیکن میں نے
انکار کر دیا۔ بالآخر حبيب مولوی صاحب اپنے شہر والوں کو مایوس ہو گئے
تو دیگر ملا کی طرف سوچنے لگے کہ کس عالم کو منگو ریا جائے حتی کہ سوتو سوتو
آپ کی نظر دو علماء پر پڑی جو موضع دودھ شعلہ گدو سپور میں تنگن میں۔ مگر
انہوں نے جواب دیا کہ ہم مورفہ اسلام پر آج تک جو آج سے قریب پوڑو ماہ کو سو فی
ہرین بحث کو لئی فرصت نہیں پاتے یہ کہیں سے گشت کر لے ہوئے جناب مولوی
خدا بخش صاحب تشریف آور ہو کر انہوں کو کہا کہ طبع کارروائی کیواسطے
مبلغ صحت جمع کر دے تب مباحثہ کر دوگا۔ اسماعیل کو تو فریق نہ ہوں کہ کر سکے
اور بالآخر آج موضع اسلام چارم ۱۶۷۷ء کا یوم آگیا۔ لیکن کوئی عالم دین تشریف آور
نہ ہوا۔ اب ہم مولوی اسماعیل سے پوچھتے ہیں کہ ہکو مقابلہ کر لئے بلانا کہا گیا۔ خدا تعالیٰ

تحقیق الایوان قتبلیع الاسلام

ڈاک ولایت

مذہب عیسوی کا فرقہ مارمن
(سلسلہ کیواسٹے ویکٹوریہ نمبر ۱۲۰۰ فروری ۱۹۰۶ء)

اس فرقہ کے بانی جوزف سمیتھ کے مختصر حالات ہم آگے دے چکے ہیں۔ یہ شخص اس فرقہ کے درمیان بنی اور رسول مانا جاتا ہے۔ سب سے پہلا الہام جو اس کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس وقت جس قدر فرقے مذہب عیسوی کے دنیا میں موجود ہیں وہ سب کے سب غلط راہ پر ہیں۔ اور سب سے خدا ناراض ہے۔ سمیتھ صاحب کو اہتمام ہوتا ہوا یہ بتا ہوا کہ از کم اس میں شک و شبہ نہیں کہ یہ الفاظ بجائے خود درست اور صحیح ہیں۔ کہ عیسائیوں کا کوئی فرقہ راہ حق پر نہیں ہے۔ اس فرقہ کا یہی عقیدہ کہ عیسوع مسیح بعد عیسوع امریکہ میں واقع صلیب امریکہ میں نمودار ہوا تھا۔ اور وہ ان کے لوگوں کی ہدایت کی تھی۔ اور اس کے معنی اور بانی اب تک وہاں موجود ہے اور اس کا ترجمہ بھی چھاپ کر شائع کیا گیا ہے جس کو باب آف مارمن (Mark of Marmon) کہتے ہیں۔ یہ کتاب میں نے انگلینڈ سے منگوائی ہے۔ اس میں بائبل کے قصے تھوڑے بہت فرق کے ساتھ بعینہ اسی طرح ہیں۔ اور علامہ ان انبیاء کے جن کا ذکر بائبل میں موجود ہے کچھ نئے قسم کے نام بھی ہیں۔ عیسوع کے زمانہ میں غالباً ایشیا کے امریکہ جاننے کے واسطے کوئی راستہ کہلا نہ تھا۔ لیکن یہ صحیح ہے کہ حضرت عیسیٰ نے ایک لمبی عمر مائی تھی۔ اور کچھ ٹھیک تاریخ معلوم نہیں۔ کہ وہ کب ہندوستان میں گئے۔ اس واسطے کہہ نہیں سکتے۔ کہ ہندوستان میں پہنچنے سے پہلے اور کشمیر میں سکونت اختیار کرنے کے ماقبل آپ کہاں کہاں گشت کرتے پھرے ہوں۔

ایک خاص مسئلہ اس فرقہ کا جس کے بعد وارولج | سب سے یہ فرقہ بہت ہی مشہور ہوا ہے وہ یہ ہے کہ ان کا ایمان اور عقیدہ اور باوجود سخت مخالفت کے یہ عمل ہے کہ عورتیں بہت کرنی چاہیں۔ ان میں سے ایک صاحب جس کی میر سے ساتھ خط و کتابت ہے مجھے اپنی تصویر بھی بھیجی ہے جس کے ساتھ اس کی پینچ یونیون کی تصویریں بھی ہیں۔ اور وہ پانچوں بیویاں ایک ہی وقت میں

اس کے پاس ہیں۔ ان لوگوں کا مذہب ہے اور صحیح معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کے ساتھ جو بہت سی عورتیں رہا کرتی تھیں وہ سب کی سب ان کے لئے بہت تین رہیں۔ اور ان کے لکھی کے ساتھ غیر عورتوں کو اپنے پاس رکھا کبھی چاہئے نہیں ہو سکتا۔ امریکہ کے دوسرے عیسائی ان بچاؤں کے اس عقیدہ کے سبب بہت کچھ دکھ پہنچاتے ہیں۔ اور ان کو بدعاش قرار دیتے ہیں۔ مگر وہ لکھنا کچھ عیسائی دنیا کو پہنچ کر تے ہیں۔ کہ تم میں سے کون ہے جو بدکاری سے بچا ہوا ہے اور اس بدکاری کا جو یورپ میں پھیلی ہوئی ہے۔ اصلی موجب یہی کہ ایک سے زیادہ عورتوں کو نکاح میں لانا عیسائی دین کے مطابق منع ہو چکا ہوا ہے۔

اس فرقہ کے عقائد کے مطابق موجودہ موجودہ بائبل | بائبل بالکل اصلی حالت پر نہیں ہے بلکہ اس میں بہت کچھ تحریف اور تغیر ہو چکا ہے اور کئی ایک صدیوں میں اب اس میں شامل نہیں ہیں۔ جو کہ ابتدا میں تھیں لیکن مارمن کی کتاب کے ساتھ ملکر یہ درست ہو جاتی ہے اور اپنی حالت پر آجاتی ہے۔
(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

گستاخ مذہب دنیا

یورپ امریکہ کی مذہب دنیا میں ان گستاخ لوگوں کا گروہ دن بدن بڑھتا جاتا ہے۔ اور زور پکڑتا جاتا ہے۔ جو عیسوع مسیح کے حق میں بہت سخت کلامی کرتے ہیں۔ اور ایک افراط و تفریط کا مجموعہ قائم ہو رہا ہے۔ ایک طرف تو پوری لوگ عیسوع کو خدا بتاتے ہیں اور دوسری طرف عیسائیوں میں سے ہی ایسے لوگ بکثرت پیدا ہو رہے ہیں جو عیسوع کا نام نہایت گستاخی سے لیتے ہیں نہ نمونہ کے طور پر اس جگہ میں اخبار ترجمہ سیکر موزہ ۱۰ فروری ۱۹۰۶ء میں سے ایک شخص کے چند الفاظ کا ترجمہ کرتا ہوں جو کہ اپنے آپ کو ایل۔ کے۔ ویلیک کے نام سے تعبیر کرتا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ ”جو کوئی عیسوع کے قدم قدم چلیگا۔ وہ ضرور ناکام ہوگا جیسا کہ عیسوع ناکام ہوا۔ تمام دنیا کی زبانیں نامراد کی کوئی مثال عیسوع کی نامرادی سے بڑھ کر نہیں ہے۔ عیسوع کو کسی امر میں بھی کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ وہ ہر امتحان میں فیل ہوا۔ والدین کے حقوق کو ادا کرنے میں وہ فیل ہوا۔ ہم وطنی کے حقوق کی ادائیگی میں فیل ہوا۔ نبوت کے کام میں فیل ہوا۔ وعظ کے پیشہ میں فیل ہوا۔ انسانیت کے خواص دکھانے میں فیل ہوا۔ نجات دہندہ بننے کی کاروائی میں فیل ہوا۔ اس کا دالہ اس شخص کی طرح نکلا۔ جس پر ہزاروں کا فرقہ ہو۔ اور جائیداد ایک کٹوری بھی نہ ہو۔ جہوئے معجزات ہو کہ ہر وقت میں وہ ایمان اڑاتا رہے۔ ساری عمر میں کبھی اپنی محنت سے کوئی نہ کمائی۔ اس کی کہانی اخلاق کو بگاڑتے

والی ہے۔ اور مردوں اور عورتوں کے خیال چلن پر برا اثر دالتی ہے۔ اس کا کوئی کام قابل ذکر نہیں۔ اس کا کوئی کلام یا دیکھنے کے لائق نہیں۔ . . . وغیرہ وغیرہ۔ میں کہاں تک ان الفاظ کا ترجمہ کرنا جاؤں۔ ایک نبی کے حق میں ایسے کلمات لکھتے ہوئے دل خوف کہتا ہے۔ مگر انھوں نے کہ موجودہ ناجیل میں سے جو کچھ ثابت ہوتا ہے۔ اور عیسوع کی طرف خدا الی کا جو دعویٰ منسوب کیا جاتا ہے۔ وہی لوگوں کو مجبور کر رہا ہے۔ کہ اس کے حق میں ایسے واقعات کہتے نہ بولیں۔ یہ بھی انگریزوں کی جرات ہے۔ جو ایسا کر رہے ہیں۔ ورنہ ایک مسلمان باوجود تمام گالیوں کے سننے کے جو خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ پاکوں کے سردار اور پاک بانعلی کے امام کے حق میں پوری لوگ بولتے ہیں۔ بچا رہے مسلمان کبھی ایسا نہیں کرتے۔ کہ حضرت مسیح کے حق میں ایسے کلمات بولیں۔ ان خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کا جواب نہیں کے ہم وطن بائبل سے دلالت ہے تاکہ ان کو نصیحت حاصل ہو۔

منصائیل کتب فرقہ مارمن

حائل التفسیر۔ مجلد مصنفہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان قیامت سے	۱
تفسیر القرآن بالقرآن	۲
تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی	۳
تذکرۃ القرآن۔ مجلد	۴
مقتل القرآن۔ مصنفہ عبدالحکیم خان جہانگیری	۵
مقتل العرب۔	۶
جامع العلوم۔	۷
مذہب عالمی کتب پشیا انگریزی	۸
مفید عام۔	۹
تشخیص الامراض۔	۱۰
رسالہ اعضائے مخصوصہ۔	۱۱
مضہ النساء والصبیان۔	۱۲
الذکر الحکیم نمبر ۱۔	۱۳
نور الدین۔	۱۴
النوار احمد۔	۱۵
تخذیر المؤمنین۔	۱۶
تفسیر سورہ جمعہ۔	۱۷
شہادت آسمانی حصہ اول دوم۔	۱۸
مجموعہ ازالۃ الوسواس۔	۱۹
الفرقان۔	۲۰

کے بعد ہندوؤں کے مکان سے ایک آگ کا شعلہ نکل رہا
جس نے نصف گھنٹہ کے عرصہ میں اس کی دوکان اور ہر دو
مکانات عالی شان کو کام اسباب تجارت و خیر کے

تجلیات کرنی چاہیے کہ یہ وہی افریقہ کا ملک مصر تھا۔

ان کے گھر میں آؤم۔ انہوں نے کہ تم ہمارے قدم کی طرح ان لوگوں

کامیابی کی آواز دے سکا کہ خدایا میرا دل اس کے در و دروں سے مجرت نہیں کرے۔

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے ساتھیوں کی اطمینان کی غرض سے یہ عجیب و غریب ٹیٹا لگا لگا ہوا ہے کہ ہر ایک کو کانٹہ نہ صرف ایک لڑکے پر مفت بھیجا جاوے بلکہ ہندوستان کے ہر ایک کو قہراً طلب کرے۔

ہم مریضوں کے لئے یہ سہولت جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو دکھانا شروع کر دیتا ہے اور جب امر ایضاً چشم مثل اکھون سے پانی بہنا شروع ہوتا ہے۔ دھندہ جالا۔ پھولار شب کوئی وغیرہ اس طرح واقع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تازی کو۔ اور قیمت صرف ۸ روپے۔

ممنون و فدان۔ نواب کی کو امر اس وارہ و دانت تکلیف نہیں دیتے۔ ہندوستان میں ہندوستان کے استعمال سے خواہ وہ چھوٹی ہو یا دانت کے مسوڑی میں وروہو یا خون آتا ہو۔ دانت جیسے ہون۔ منہ سے بدبو آوے دانت میں پیرا کٹ نہ لگے پھر میں بھلا بھلا ہو یا تلب۔ چہرہ یوم کے استعمال سے ہر مرض نہیں ہوتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں۔ قیمت فی کس جو عرصہ کوہانی ہے۔ صرف ۸ روپے۔

سوئے چاندی کی گولیاں۔ یہ دو اہم باسکی جو ہر صاحب اپنی قوت کو فائدہ دے چکے ہیں یا عمر کی ضعفی سے قوی کو کمزور دیا ہے۔ یا کترنے اعضا کو ویدنا دیا ہے یا چھین کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنایا ہے وہ ہلے "ان ہوبک استعمال کریں یہ دیکھئے کہ آپ کیوں کر اپنی کمزوری کے شاک ہو یہ جواب حق سے اترتے ہی اپنا اثر مٹھوں پر کر دیتی ہیں پس کمزور کے لئے آپ حیات میں قیمت ساٹھ روپے۔

المشیر حکیم سرفراز حسین محمد حسین مالکان کارخانہ لکھنؤ مقام ایکٹہ ضلع

روزانہ میسج اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بزمین روزانہ میسج اخبار کی ہر روز باتھویر چیتا ہر روز ایک مجلس کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تازہ ترین ہر روز چیتا جاتی ہیں اس کی ایڈیٹریل شاخ اعلیٰ درجہ کے رائیں اور معاونات ملل اور معقول رجائی ہیں۔ اسی لئے تمام حلقوں میں منائیت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دل دوست اور خیر خواہ اگر آپ آئے دیکھنا ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ مفت ملتا ہے قیمت سہی صرف ہے (پچھلے چاروں برس) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے دفعہ استوں کا پتہ۔ میسج میسج اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ تازہ خبریں۔ دلچسپ ایڈیٹریل۔ ہر روزیہ اخبار لاہور کے نکلتا ہے پنجاب کے سب سے پہلے اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دل چسپ اور مقبول خلائق نمونہ کلچر چھوڑ کر کوئین۔

میسج روزانہ اخبار عام

رسالہ تشیخ الاذان

ناظرین! جس رسالہ کی نسبت آپ بد کے کسی گشتہ پرچون میں اشتراک پڑتے ہیں۔ وہ یکم مارچ سنہ ۱۳۵۷ کو قادیان دارالافتاء سے شائع ہو گیا ہے۔ اس رسالہ تشیخ الاذان میں جو کہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب صاحب ساہواریہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایڈیٹری سے انشاء اللہ تعالیٰ سہ ماہی نکلا کر نکلا جس کی قیمت ۱۲ سالانہ پیشگی ہے۔

علاوہ مخالفین کے اعتراضات کے جو ابوں اور دیگر دینی مضامین کے کتابات امام الزمان۔ مسائل شرعیہ۔ عربی کیجئے لئے آسان طریقے۔ اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ نضاح وقفا وقفا ورج ہوں گے جو گھر میں کئے جاتے ہیں۔ یہ رسالہ طالب علموں کی ایک کمپنی انجمن تشیخ الاذان کے تحت شائع ہوا کرے گا۔

درخواستیں بنام میجر رسالہ تشیخ الاذان قادیان ہوں

بلا مبالغہ سچا اشتہار

مندرجہ ذیل ادویات انشاء اللہ ہندوستان کو مفید ہوگی کیونکہ فی الحقیقت مفید ہیں۔

۱۔ رجب متقی باہ۔ جل و دغ اور عمدہ کو قوت دیکر خون صالح پیدا کرتی ہیں اور اعضا کے قوت دیکر کئے کو کام کا بنا دیتی ہیں دو ہفتہ کیلئے ۲۔ جل و دغ اس کی خاص کر یہ ہے کہ کیا گیا ہے نہایت متقی اور مغلظ ہے۔ نئی سر میں روئے ہے۔

۳۔ دوائی جریان۔ جو جریان وضع پچھن کی غلط کاریوں سے جو جاوے اس لئے نہایت مفید ہے۔ چالیس خوراک عہد (۴۰) اکیر اشک۔ بدن کی ضرر کے آرام ہو جائے گا۔ حالات کھو تا مطابق اس کے دایت ہو۔

۵۔ سرمہ عجیب۔ دھندہ جالا۔ پھولا۔ بسل۔ خارش چشم۔ رمد۔ آنکھوں کی پانی جاری رہنا۔ سلاق (پچھن) کے لئے اذیس مفید ہے۔ فی تولد۔ عمر ۶۔ جو بجدہ دار۔ نزاد مزمن جو بار بار رمد کرتا رہتا ہے۔ اس کو لکھو نہایت مفید ہے۔ چالیس گولی عہد

اطلاع۔ دیگر امراض کے لئے بھی تشخیص حالات مجرب دوائی یا نسخہ رسالہ کیا جاتا ہے۔ (محصولہ اک بندہ خریدار)

المشیر حکیم محمد دین احمدی۔ سند انوالیہ۔ بازار کٹھیکان

سیال کوٹ

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	۱۰۰	۵۰	۳۰	۱۰	۵
۱/۲ صفحہ	۵۰	۲۵	۱۵	۵	۲
۱/۴ صفحہ	۲۵	۱۲	۷	۲	۱
پورا کالم	۱۰	۵	۳	۱	۰
۱/۲ کالم	۵	۲	۱	۰	۰
۱/۴ کالم	۲	۱	۰	۰	۰

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲۰ لیکن عرصے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جائے گا۔ ضمیمہ بجا اب ۸ روپیہ صدی اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جائے گا۔ ضمیمہ بجا اب ۸ روپیہ صدی اخبار کے ساتھ خط و کتابت فیصلہ طے کر لینا چاہیے۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لئے سے انکار کر دے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاوے گا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ طے نہ ہوگی سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت وصالہ روپیہ سالانہ ہوگی ان کو اخبار مفت۔ لیکن محصولہ اک انہیں دینا پڑے گا۔

خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریداریاں کی خدمت میں التماس ہے کہ خط و کتابت کیوقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں اور اپنا نام اور پتہ خوش خط لکھ کر۔ بلکہ بخش ہوگون کی حالت سے کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ دیتے ہیں کہ بیان کسی سے نہیں پڑتا جاتا۔ اداس واسطے اس خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہیں۔

عمدہ مضبوط خراس و بیلینہ آہنی مسترمان مویش و غلام حین مالکان کارخانہ خراس و بیلینہ بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب کریں۔

تفسیر القرآن مولفہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب اسٹنٹ سرجن قیسی سے علاوہ محصول ڈاک مطبع بدر

قادیان سے طلب فرماین